میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

ہفتہ، 01 رمضان، 1438ھ　27/05/2017　نمبر: PR17040

پاکستان کی زراعت اور صنعت کو نظر انداز کیا جارہا ہے

سرمایہ دارانہ جمہوری نظام پاکستان میں مقامی پیداوار کی حوصلہ شکنی کرتا ہے

باجوہ نواز حکومت کے وزیر خزانہ نے بجٹ تقریر سے قبل یہ انکشاف کیا کہ اس سال کی اہم ترین بات یہ ہے کہ صنعت وزراعت کے شعبے کی قیمت پر خدمات کے شعبے (سروسز سیکٹر) میں کُل ملکی پیداوار کے 2 فیصد کے برابر اضافہ ہوا ہے۔ ملکی پیداوار میں سروسز کے شعبے کا حصہ بڑھ کر 59.6 فیصد ہو گیا ہے جبکہ زراعت کا حصہ 19.5 فیصد اور صنعت کا حصہ 20.9 فیصد ہے۔ پاکستان وہ ملک ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وسیع وعریض زرعی زمینوں، دریاوں، نہروں، معدنی وانسانی وسائل سے بے انتہا نوازا ہے۔ اس صورتحال میں اسلام کا معاشی نظام اور مخلص قیادت پاکستان کو دنیا کی صف اول کی صنعتی وزراعتی معیشت بنا سکتی تھی۔ لیکن سرمایہ دارانہ نظام اور کرپٹ قیادت نے استعماری قوتوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے پاکستان کو اس کی صلاحیت کے مطابق طاقتور معیشت بننے ہی نہیں دیا بلکہ اس کو دن بدن کمزور کرتے جا رہے ہیں۔ یہ بات انتہائی تشویش ناک اور خطرناک ہے کہ پاکستان کی معیشت میں زراعت اور صنعت کا حصہ کم اور خدمات (سروسز) کا حصہ بڑھتا جارہا ہے۔ 1960 میں پاکستان کی کُل معیشت میں زراعت کا حصہ 43.6 فیصد جبکہ صنعت کا 25.2 فیصد تھا جو اب گھٹ کر بالترتیب 19.5 اور 20.9 فیصد رہ گیا ہے۔ اس کا سیدھا سا مطلب یہ ہے کہ ہم ایک کنزیومر سوسائٹی بنتے جا رہے ہیں جو اپنی ضروریات کے استعمال کے اشیاء خود نہیں بنا سکتی بلکہ دوسروں سے خریدتی اور انہیں استعمال کرتی ہے۔

کوئی بھی ایسا ملک جس کی صنعت اور زراعت کا شعبہ کمزور ہو وہ ہمیشہ دوسروں پر انحصار ہی کرتا رہے گا چاہے اس کی کُل ملکی پیداوار (جی ڈی پی) میں کتنا ہی اضافہ کیوں نہ ہو جائے۔ زراعت اور صنعت کے شعبے میں کمی اور سروسز کے شعبے میں اضافہ اس بات کی بھی نشان دہی کرتا ہے کہ کاروباری حضرات پیداواری شعبے میں سرمایہ کاری کرنے کے بجائے غیر پیداواری شعبے میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ ملک کا کاروباری طبقہ بھی حکومت کے اس پالیسی پر اپنی برہمی کا اظہار کر رہا ہے۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ حکومت کی پالیسیاں اور اس کا رویہ پیداواری شعبے میں سرمایہ کاری کرنے کی حوصلہ شکنی کا باعث ہے۔ لہٰذا ایسی صورتحال میں صنعت اور زراعت کے شعبے میں سرمایہ کاری کی جگہ، جو بھاری ٹیکسوں اور توانائی کے بحران سے مفلوج ہو گئے ہیں، مقامی سرمایہ کار پراپرٹی اور پرچون کے کاروبار میں سرمایہ لگا رہے ہیں۔ ملک میں صنعتی پیداوار کو نقصان پہنچانے کی پالیسی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ حکومت نے اس بجٹ میں اسٹیل کے شعبے کے لیے بجلی کی قیمت 9 روپے فی یونٹ سے بڑھا کر 10.5 روپے فی یونٹ کرنے کی تجویز دی ہے۔ اسٹیل صنعتی شعبے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس حکومت نے پہلے پاکستان اسٹیل کو دوبارہ کھڑا کرنے سے مکمل اجتناب کیا اور اب جو چھوٹی چھوٹی اسٹیل ملیں ملک میں ہیں یہ انہیں بھی ان کی پیداواری لاگت بڑھا کر ختم کرنے کے درپے ہے۔ لہٰذا کُل ملکی پیداوار (جی ڈی پی) کی کوئی وقعت نہیں جب سروسز سیکٹر کی قیمت پر زراعت اور صنعت کا شعبہ کمزور ہو رہا ہو۔

وقت کی ضرورت ہے کہ اسلام کا معاشی نظام نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کی ذریعے نافذ کیا جائے، اور اسی مقصد کے حصول کے لیے مخلص قیادت، حزب التحریر، پوری مسلم دنیا میں جدوجہد کر رہی ہے۔ اسلام کا معاشی نظام ریاست کے شہریوں، کسانوں اور صنعت کاروں کو ریاست کے وسائل سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ اسی لیے حزب التحریر نے اپنے مقدمہ دستور کی دفعہ نمبر 159 اور 160 میں لکھا ہے کہ، "ریاست زرعی معاملات اور زرعی پیداوار کی نگرانی اُس زرعی پالیسی کے مطابق کرے گی جس کی رُو سے زمین سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے جو کہ اعلیٰ درجہ کی پیداوار کی صورت میں حاصل ہو" اور "ریاست صنعت کے شعبے کے تمام معاملات کی نگرانی کرے گی اور عوامی ملکیت سے تعلق رکھنے والی صنعتوں کی براہ راست نگرانی اور دیکھ بھال کرے گی"۔

پچھلے 70 سرمایہ دارانہ بجٹ نے، چاہے وہ جمہوری دور میں پیش کیے گئے یا فوجی آمریت کے دور میں، پاکستان کی معیشت کو مسلسل تباہ کیا، دولت کو حکمرانوں، ان کے ساتھیوں اور ان کے استعماری آقاوں کے ہاتھوں میں مرتکز کیا۔ اور ہر آنے والا سرمایہ داریت پر مبنی بجٹ یہی کرتا رہے گا چاہے ملکی پیداوار، اوسط آمدنی، زرمبادلہ کے ذخائر وغیرہ کتنے ہی کیوں نہ بڑھ جائیں۔ ہر سرمایہ دارانہ بجٹ استعماری طاقتوں کی ہدایات کے مطابق بنایا جاتا ہے جس کا مقصد پاکستان کی معیشت کو کمزور کرنا اور استعماری ممالک کی مفادات کا تحفظ کر کے ان کی معیشتوں کو مضبوط کرنا ہوتا ہے۔ بجٹ پر استعماری طاقتوں کے کنٹرول کی واضح مثال پاکستان کے بجٹ کے اعلان سے چند ہفتوں قبل حکومتی عہدیداروں کی استعماری ادارے، آئی ایم ایف کے ساتھ سالانہ اجلاس ہے۔ اس کے علاوہ سرمایہ دارانہ نظام کفر کا نظام ہے جس کا قرآن و سنت سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور اس کا نفاذ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنتا ہے۔ صرف اور صرف اسلام کا معاشی نظام ہی پاکستان کی معیشت کو مضبوط وتوانا کرے گا،

اور اسلام کا معاشی نظام اسلام کے نظام حکمرانی، خلافت، کے تحت ہی نافذ ہوتا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو جمہوری سرمایہ دارانہ نظام سے کوئی امید نہیں رکھنی چاہیے اور نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کے لیے حزب التحریر کی جدوجہد کا حصہ بن جانا چاہیے جو صرف اور صرف قرآن وسنت سے اخذ کردہ قوانین کو نافذ کرتی ہے۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِى فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكاً

""جو میرے ذکر (قرآن) سے منہ موڑے کا تو اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی" (طہ:124)

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس